Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Urdu Class#11 FBISE

نظم # 1

National Book Foundation

Follow Our Socials

studybeesofficial

studybeesofficialpak

studybeesofficialpak

CamScanner

نظم : حمد

شاعر : حفیظ تائب

شعر نمبر ۱ : کس کا نظام راہ نما ہے افق افق
جس کا دوام گونج رہا ہے افق افق

مفہوم : شاعر انسانی عقل کو دعوتِ فکر دیتے ہوئے کہتا ہے کہ کائنات کا شفاف نظام کس کی معرفت کی سمت راہ نمائی کرتا ہے، بے شک وہی ہے کہ جسے دوام حاصل ہے۔

تشریح :

اس شعر میں شاعر نے سوالیہ انداز اختیار کرتے ہوئے غور و فکر کی دعوت دی ہے، وہ کہتا ہے کہ کس کا تخلیق کردہ نظام اس وسیع و عریض دنیا میں جلوہ دکھا رہا ہے اور اپنے خالق کی خلاقی کا گواہ ہے، اسی خالق کی حکمت کی گونج کائنات میں ہر سمت سنائی دے رہی ہے۔ افق افق کی تکرار سے نہ صرف بھرپور صوتی تاثر پیدا کیا گیا ہے بلکہ معنی میں وسعت اور گہرائی بھی پیدا ہوئی ہے کہ کائنات کے ذرے ذرے اور گوشے گوشے میں اس کے خالق کی قدرت، اس کی حکمت، اس کی کاریگری کے جلوے بکھرے ہوئے ہیں۔ صرف اللہ ہی ہے کہ جس کی ذات کو دوام حاصل ہے، اسی کی حکمت اور بادشاہی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ اللہ کے ان جلوؤں کو دیکھنے کے لیے بصیرت درکار ہے۔

بقول شاعر : دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

جب انسان اس کائنات کے بے عیب نظام پر غور کرتا ہے تو اس کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور وہ اللہ کی قدرتِ کاملہ اور اس کی خلاقی کا قائل ہو جاتا ہے، سورہ آل عمران میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

اللہ رب العزت انسان کو اس کائنات پر غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(وہی اللہ ہے) جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے، تم خدائے رحمٰن کی تخلیق میں کوئی خلل نہ پاؤ گے، سو
پھر نگاہ دوڑا کے دیکھ، لوٹ آئے گی تیری نگاہ تھک کر رد ہو کر۔

اللہ قادرِ مطلق ہے وہ اس کائنات کا نظام کاریگری سے چلا رہا ہے، ہر شے اسی کے تابع ہے۔ اس کی معرفت کے حصول کے لیے یہ شفاف نظام رہنمائی کرتا ہے بس بصیرت درکار ہے، وہ مل جائے تو ہر سمت خالق کائنات کا ہی جلوہ ہے۔

بقول شاعر: جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

زیرِ تشریح شعر نظم کا مطلع ہے۔ استفہامیہ انداز ہے، مختصر اور مترنم بحر کا استعمال کیا گیا ہے۔ صنعتِ تکرار کو بخوبی برتا گیا ہے، افق افق کی تکرار کا ایک خاص صوتی تاثر ہے اور یہ معنی میں وسعت کا سبب بھی ہے۔

شعر نمبر ۲ : شانِ جلال کس کی عیاں ہے جبل جبل
رنگِ جمال کس کا جما ہے افق افق

Studybeesofficial

CS CamScanner

مفہوم : اللہ کی تخلیق کی قوت اور شان ہر پہاڑ سے ظاہر ہے، دنیا کا ہر نظارہ اسی کے حسنِ تخلیق کا مظہر ہے۔

تشریح :

اس شعر میں شاعر سوالیہ انداز اختیار کرتے ہوئے غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اور اللہ رب العزت کی عظمت، اس کی بزرگی اور اس کی شان کو بیان کرتا ہے جو کائنات کے ذرے ذرے میں عیاں ہے اور اس کا تخلیق کردہ ہر پہاڑ اس کی شانِ جلال کا مظہر ہے۔ اللہ نے اس کائنات کو بہترین انداز میں تخلیق کیا، اس کی کوئی تخلیق بھی حکمت سے خالی نہیں۔ اس نے زمین کو تخلیق کیا تو اس میں بلند و بالا پہاڑ بنائے جو اس کی شان اور حکمت کو ظاہر کرتے ہیں، سورہ النبا میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

کیا ہم نے زمین کو گہوارا نہیں بنایا اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا ؟

سورۃ النحل میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں :

اور اسی نے زمین میں (مختلف مادوں کو باہم ملا کر) بھاری پہاڑ بنا دیے تاکہ ایسا نہ ہو کہ

کہیں وہ (اپنے مدار میں حرکت کرتے ہوئے) تمھیں لے کر کانپنے لگے۔

ڈاکٹر فرینک پریس جو ماہرِ ارضیات ہیں لکھتے ہیں کہ زمین کی پائیداری اور قیام پذیری میں پہاڑ نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

شعر کے دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ کا رنگِ جمال اس کائنات کی تمام تخلیقات میں ثبت ہے، اس نے اس دنیا میں ایک خاص حسن پیدا کیا اور انسان کو حسِ جمال عطا کی تاکہ وہ حسن کو محسوس کرے، اس کو سراہے اور اپنے رب کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرے۔

بقول شاعر : کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا

باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا

استفہامیہ انداز شعر کی تاثیر میں اضافہ کرتا ہے، مختصر اور مترنم بحر کا استعمال کیا گیا ہے۔ صنعتِ تکرار کو بخوبی برتا گیا ہے، افق افق اور جبل جبل کی تکرار کا ایک خاص صوتی تاثر ہے جو شعر کی روانی اور اثر کو بڑھاتا ہے۔

شعر نمبر ۳ : مکتوم کس کی موجِ کرم ہے صدف صدف

مرقوم کس کا حرفِ وفا ہے افق افق

مفہوم : اللہ کا کرم کائنات کے ذرے ذرے میں پوشیدہ ہے، دنیا میں ہر سمت اس کی محبت اور اخلاص کے جلوے ہیں، صرف دیکھنے والی نظر درکار ہے۔

تشریح :

اس شعر میں شاعر اللہ بزرگ و برتر کے رحم و کرم، اس کی مہربانی اور محبت کی صفات کو بیان کرتے ہیں۔ سوالیہ انداز اپناتے ہوئے دعوتِ فکر دی گئی ہے، کہتے ہیں کہ وہ کون سی ہستی ہے جس کا کرم سیپ میں بند موتیوں کی صورت کائنات کی ہر شے اور ہر ذرے میں موجود ہے، صدف صدف کی تکرار کے ذریعے اللہ کی رحمت کی کثرت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ دنیا میں ہر سمت اس کی محبت اور اخلاص کے جلوے ہیں صرف دیکھنے والی نظر درکار ہے، سورہ النحل میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے، بے شک اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔

دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ یہ کس کا رحم و کرم اور وفا ہے جو کائنات کے گوشے گوشے میں لکھا ہوا ہے یعنی اللہ کی محبت اور رحمت کائنات کے ہر ذرے سے عیاں ہے مگر ان کے لیے جو اس کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو اس کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں، بصیرت سے کام لیتے ہیں۔

بقول شاعر : تو ہے خلوت میں، تو ہے جلوت میں

کہیں پنہاں ، کہیں عیاں تو ہے

اللہ رب العزت نے انسان کو بہترین انداز میں تخلیق کیا، اسے ان گنت نعمتوں سے نوازا، انسان پھر بھی اس کی بندگی اختیار نہیں کرتا مگر وہ تو پروردگار ہے، مالکِ کل ہے، قادرِ مطلق ہے، رحیم و کریم ہے، وہ ہر صورت وفا نبھاتا ہے اور اپنے بندے کو نوازتا چلا جاتا ہے، یہ انسان ہے جو غافل ہے مگر اس کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا رہتا ہے، قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے : بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

بقول شاعر : پہنچتا ہے ہر اک مے کش کے آگے دورِ جام اس کا

Studybeesofficial

CS CamScanner

کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطفِ عام اس کا

استفہامیہ انداز شعر کی تاثیر میں اضافہ کرتا ہے، مختصر اور مترنم بحر کا استعمال کیا گیا ہے۔ صنعتِ تکرار کو بخوبی برتا گیا ہے، افق افق اور صدف صدف کی تکرار کا ایک خاص صوتی تاثر ہے جو شعر کی روانی اور اثر کو بڑھاتا ہے۔

شعر نمبر ۴ : کس کی طلب میں اہلِ محبت ہیں داغ داغ

کس کی ادا سے حشر بپا ہے افق افق

مفہوم : اللہ سے محبت کرنے والے اس کی راہ میں آنے والی ہر تکلیف، ہر آزمائش سہتے ہیں اور دنیا کے ہر گوشے میں اسی کے جلووں کی تاثیر دکھائی دیتی ہے۔

تشریح :

اس شعر میں شاعر نے اللہ پاک کی خلاقی کے جلووں کی عظمت اور اہلِ محبت کے جذبوں کی شدت کو بیان کیا ہے۔ وہ استفہامیہ انداز میں کہتا ہے کہ وہ کون سی ذات ہے کہ جس کی محبت کی شدت اس سے محبت کرنے والوں کو بے قرار رکھتی ہے اور وہ کون ہے کہ جس کی اداؤں سے کائنات کے ہر گوشے میں حشر بپا ہے۔ حشر بپا ہونے سے مراد ہے کہ اللہ کے جلووں کی تاثیر، شدت اور کثرت کائنات میں ہر سمت عیاں ہے اور یہ اس سے محبت کرنے والوں کے دلوں میں محبت کی بے قراری کا سبب ہے۔

شاعر نے اللہ کی محبت اور طلب کو بہت خوبی سے بیان کیا ہے۔ اہلِ محبت اللہ کی محبت اور اس کی رضا کے حصول میں ہر طرح کی مشکلات برداشت کرتے ہیں، آزمائشیں سہتے ہیں، ان کے دل اس کی محبت میں داغ داغ ہیں یعنی بے قرار ہیں وہ اس محبوبِ حقیقی کو پانا چاہتے ہیں، اسے راضی کرنا چاہتے ہیں اس سلسلے میں کہیں تو اہلِ دنیا کی مخالفت انھیں صراطِ مستقیم پر چلنے سے روکتی ہے تو کہیں ان کا نفس آڑے آتا ہے مگر وہ ان سب رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے اللہ کی بندگی اور معرفت کے حصول میں مگن رہتے ہیں۔

بقول شاعر : دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

قدرت کے ہر نظارے میں اللہ سے محبت کرنے والوں کو اسی کا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔ زمین کی وسعتیں ہوں یا آسمان کی پہنائیاں، سمندر کی گہرائیاں ہوں یا پہاڑوں کی بلندیاں، بارش کی رمجھم ہو یا آبشاروں کا ترنم، پھولوں کا کھلنا ہو یا پرندوں کا چہچہانا ہر منظر میں محبوبِ حقیقی کی عظمت اور خلاقی عیاں ہے جو اس سے محبت کرنے والوں کے دلوں میں اس کی چاہت اور تڑپ کو مزید گہرا کرتی چلی جاتی ہے اور وہ ہر آزمائش سے گزرتے جاتے ہیں۔

استفہامیہ انداز شعر کی تاثیر میں اضافہ کرتا ہے، مختصر اور مترنم بحر کا استعمال کیا گیا ہے۔ صنعتِ تکرار کو بخوبی برتا گیا ہے، افق افق اور داغ داغ کی تکرار کا ایک خاص صوتی تاثر ہے جو شعر کی روانی اور اثر کو بڑھاتا ہے اور مفہوم میں وسعت پیدا کرتا ہے۔

شعر نمبر ۵ : سوزاں ہے کس کی یاد میں تائب نفس نفس

فرقت میں کس کی شعلہ نوا ہے افق افق

مفہوم : محبوبِ حقیقی کی یاد میں تائب کی ہر سانس جل رہی ہے اور اسکی جدائی کی یہ کیفیت کائنات میں ہر سمت شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

تشریح :

اس شعر میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی جدائی کی تڑپ کو بیان کیا ہے، شاعر سوالیہ انداز میں دعوتِ فکر دیتے ہوئے پوچھتا ہے کہ وہ کون ہے جس کی یاد میں تائب کی ہر سانس جل رہی ہے یعنی اس میں محبت کی حدت، عشق کی آتش موجود ہے اور اس کی جدائی کی یہ کیفیت کائنات میں ہر سمت پھیلی ہوئی ہے۔ شاعر کا دل اللہ رب العزت کی محبت سے عبارت ہے اور اس کا احساس اسے کائنات کی تمام مخلوقات اور ہر نظارے میں یہی کیفیت دکھاتا ہے۔ انسان کی ہر سانس جو اللہ کے ہونے کی گواہ ہے، اس کا آنا جانا زندگی کی علامت ہے اور وہ اللہ کے احسانات کے زیر بار بھی ہے۔ ہر انسان کی فطرت میں اپنے خالق کے ہونے کا شعور موجود ہے۔ اللہ کی معرفت کے حصول کے لیے جب انسان اپنے ارد گرد نظر دوڑاتا ہے تو اسے ہر ذرہ محبوبِ حقیقی کی صناعی، اس کی خلاقی اور اس کے حسن کا اظہار کرتا دکھائی دیتا ہے۔ کائنات کی ہر شے اسی کی حمد و ثنا بیان کرتی ہے۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

بقول شاعر : یادِ خدا میں نغمہ سرا ، نغمہ سنج ہیں

طاؤس بھی ہزار بھی صلصل بھی سار بھی

انسان مظاہر فطرت میں اپنے رب کے ہونے کو محسوس تو کر سکتا ہے مگر اس کی جدائی کے احساس سے نکل بھی نہیں سکتا، وہ اس کی یاد میں بے قرار رہتا ہے اور اسے راضی کرنے کے لیے پر جوش بھی، اسی بے قراری کو نمایاں کرتے ہوئے علامہ اقبال نے کہا تھا

کبھی اے حقیقتِ منتظر ، نظر آ لباسِ مجاز میں

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

زیرِ تشریح شعر غزل کا مقطع ہے۔ استفہامیہ انداز شعر کی تاثیر میں اضافہ کرتا ہے، مختصر اور مترنم بحر کا استعمال کیا گیا ہے۔ صنعتِ تکرار کو بخوبی برتا گیا ہے، افق افق اور نفس نفس کی تکرار کا ایک خاص صوتی تاثر ہے جو شعر کی روانی اور اثر کو بڑھاتا ہے۔

نظم : نعت

شاعر : سید نفیس شاہ

شعر نمبر ۱ : اے رسولِ امیں ﷺ خاتم المرسلیں ﷺ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

ہے عقیدہ یہ اپنا با صدق و یقیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

مفہوم : نبی کریم ﷺ آپ اللہ کے سچے رسول اور آخری پیغمبر ہیں اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ آپ جیسا کوئی اور اس دنیا میں نہیں۔

تشریح :

سید نفیس شاہ ایک قادر الکلام شاعر اور خطاط تھے۔ انھوں نے کلامِ اقبال کی خوب صورت خطاطی کی۔ جذبات کی گہرائی، پر تاثیر لہجہ، موسیقیت اور روانی ان کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

زیرِ تشریح شعر میں شاعر نے نبی پاک ﷺ سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کیا ہے اور آپ ؐ کے دو القابات بہت خوبی سے استعمال کیے ہیں، پہلا یہ کہ وہ رسولِ امیں ہیں۔ امین کا مطلب ہے امانت دار، جس پر اعتماد اور بھروسہ کیا جا سکے، یہ لقب آپ ؐ کو امانت داری کی بنا پر دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ بعثت سے پہلے بھی مکہ میں صادق اور امین کے القابات سے جانے جاتے تھے، آپ ؐ اللہ کے معتبر رسول ہیں۔ دوسرا لقب خاتم المرسلیں ہے، نبی پاک ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں ان پر نبوت کا سلسلہ مکمل ہوتا ہے، ان کی تعلیمات رہتی دنیا تک تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت و رہنمائی کا سر چشمہ ہیں۔ انہیں اللہ کا آخری پیغمبر ماننا ایمان کا لازمی حصہ ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل ہے،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: محمد ؐ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیا کے آخر میں ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ (الاحزاب)

حدیثِ مبارکہ ہے: (ترجمہ) اب نبوت اور رسالت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ بطور مسلمان ہمارا پوری سچائی کے ساتھ یقین ہے کہ آپ ؐ جیسا پوری دنیا میں کوئی اور نہیں، آپ ؐ اپنی ذات اور صفات میں بے مثل ہیں۔

بقول شاعر : سب سے اعلیٰ تیری سرکار ہے، سب سے افضل

میرے ایمانِ مفصل کا یہی ہے مجمل

نبی پاک ﷺ سے محبت اور ان کی اطاعت ہمارے ایمان کا لازمی حصہ ہے قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے نبی ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔

آیت (ترجمہ) : جس نے رسول کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

Studybeesofficial

CamScanner